بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

جنگِ احد کے حالات وواقعات کا بیان نیز فلسطین کے لیے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 جنوری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگ احد کے بارے میں ذکر ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں مزید بیان کروں گا۔ جیسا کہ بیان ہوا تھا کہ دشمن نے اعلان کیا کہ آنحضرت ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی شہادت کی یہ خبر جس نے مشہور کی تھی جب مسلمانوں نے سنی تو مسلمانوں کی حالت کیا ہوئی۔ اس کی تفصیل میں بیان ہوا ہے کہ جب ابن قمئہ نے یہ سمجھا کہ اُس نے آنحضرت ﷺ کو شہید کر دیا ہے اور اُس نے منادی کر دی کہ محمد ﷺ شہید ہو گئے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ منادی کرنے والا شیطان تھا ۔اس بارے میں کئی قول ہیں کہ اعلان کس نے کیا تھا۔ ممکن ہے مختلف لوگوں نے کیا ہو کوئی شیطانی فطرت انسان بھی یہ اعلان کر سکتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ اس وقت مسلمان تین حصوں میں منقسم تھے۔ ایک گروہ وہ تھا جو آنحضرت ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر میدان سے بھاگ گیا تھا ان میں حضرت عثمان بن عفانؓ بھی شامل تھے مگر قرآن شریف میں ذکر آتا ہے کہ اُس وقت کے خاص حالات اور لوگوں کے دلی ایمان اور اخلاص کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں معاف فرما دیا۔ ان لوگوں میں سے بعض مدینہ تک جا پہنچے جس کی وجہ سے وہاں بھی آنحضرت ﷺ کی خیالی شہادت اور لشکر اسلام کی ہزیمت کی خبر پہنچ گئی اور تمام شہر میں ایک

کہرام مچ گیا۔ مسلمان مرد عورتیں بچے بوڑھے اُحد کی طرف روانہ ہوئے اور بعض دوڑتے ہوئے میدان جنگ میں پہنچے اور اللہ کا نام لے کر دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔ دوسرے گروہ میں وہ لوگ تھے جو آنحضرت ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر لڑنے کو بیکار سمجھتے تھے اور ایک طرف ہٹ کر سَرنِگوں ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ تیسرا گروہ وہ تھا جو برابر لڑ رہا تھا۔ان میں سے کچھ تو وہ لوگ تھے جو آنحضرت ﷺ کے اِرد گرد جمع تھے اور بے نظیر جاں نثاری کے جوہر دکھا رہے تھے۔ اور اکثر وہ تھے جو میدان جنگ میں منتشر طور پر لڑ رہے تھے۔ ان لوگوں اور نیز گروہ ثانی کے لوگوں کو جوں جوں آنحضرت ﷺ کے زندہ موجود ہونے کا پتہ لگتا جاتا تھا یہ لوگ دیوانوں کی طرح لڑتے بھڑتے آپ کے گرد جمع ہوتے جاتے تھے۔ اس وقت جنگ کی حالت یہ تھی کہ قریش کا لشکر گویا سمندر کی مہیب لہروں کی طرح چاروں طرف سے بڑھا چلا آتا تھا اور میدان جنگ میں ہر طرف سے تیر اور پتھروں کی بارش ہو رہی تھی۔ جان نثاروں نے اس خطرہ کی حالت کو دیکھ کر آنحضرت ﷺ کے ارد گرد گھیرا ڈال کر آپ کے جسم مبارک کو اپنے بدنوں سے چھپا لیا مگر پھر بھی جب کبھی حملہ کی رو اٹھتی تھی تو یہ چند گنتی کے آدمی ادھر ادھر دھکیل دئے جاتے تھے اور ایسی حالت میں بعض اوقات آنحضرت ﷺ قریباً اکیلے رہ جاتے تھے۔

کسی ایسے ہی موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے مشرک بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا ایک پتھر آپؐ کے چہرہ مبارک پر لگا جس سے آپ کا ایک دانت ٹوٹ گیا اور ہونٹ بھی زخمی ہوا۔ ایک اور پتھر جو عبداللہ بن شہاب نے پھینکا تھا اُس نے آپؐ کی پیشانی کو زخمی کیا اور تھوڑی دیر کے بعد تیسرا پتھر جو ابن قمئہ نے پھینکا تھا آپؐ کے رخسار مبارک پر آکر لگا جس سے آپؐ کے مغفر یعنی خود کی دو کڑیاں آپؐ کی رخسار میں چبھ کر رہ گئیں۔

حضرت مصلح موعودؓ دعا کی قبولیت کی فلاسفی کا مضمون بیان کر رہے ہیں۔ یہ بیان کرتے ہوئے ایک لمبی تفصیل کے ساتھ آپ نے احد کے اس واقعہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو پکڑنے کے لئے ایران کے بادشاہ نے ارادہ کیا تھا مگر ابھی پکڑنے والے نہ آئے تھے صرف پیغام لے کر یمن کے گورنر کے آدمی پہنچے تھے، اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کے لڑکے کو تحریک کی اور اس نے اپنے باپ کو مار دیا مگر احد کی جنگ میں دشمن نے آپ پر حملہ کیا پتھر مارے آپ کے دانت ٹوٹ گئے سر زخمی ہو گیا اور خَود کی کیلیں سر میں کھب گئیں آپ بے ہوش

ہو کر گر پڑے اور خیال کر لیا کہ آپ شہید ہو گئے۔اب کوئی کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو آپ کی اتنی عزت منظور تھی کہ آپ کی خاطر ایران کے بادشاہ کو اتنی دور مروا دیا تو اس نے احد کے میدان میں کافروں کو آپ کو اس طرح پتھر کیوں مارنے دیئے؟ تو یہ اعتراضات درست نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مصلحتیں اور حکمتیں ہوتی ہیں۔ یہ راز ہیں۔ بعض مواقع پر وہ تھوڑی سی بات پر پکڑ لیتا ہے اور بعض دفعہ کسی مصلحت کے ماتحت ڈھیل دیتا ہے تا انسان کی بے بسی اور بے سروسامانی ظاہر ہو۔

بہر حال یہ واقعہ چل رہا ہے۔ قتل کی افواہ کے بعد پھر آنحضرت ﷺ کا اچانک دیدار بھی ہوا صحابہ کو۔اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ حضرت ابو عبیدہؓ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس وقت سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا کہ آپ زندہ سلامت موجود ہیں۔ حضرت ابو عبیدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو آپ کی آنکھوں کی وجہ سے پہچانا جو خَود کے نیچے سے روشن اور منور نظر آ رہی تھیں۔ مسلمانوں کو جیسے جیسے اطلاع ملتی گئی سب آپؐ کی طرف آئے۔جب سب مسلمانوں نے آپؐ کو دیکھ کر پہچان لیا تو وہ آپؐ کے گرد پروانوں کی طرح جمع ہو گئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ جب قریش ذرا پیچھے ہٹ گئے اور جو مسلمان میدان میں موجود تھے وہ آنحضرت ﷺ کو پہچان کر آپؐ کے گرد جمع ہو گئے تو آپؐ اپنے ان صحابہؓ کی جمعیت میں آہستہ آہستہ پہاڑ کے اوپر چڑھ کر ایک محفوظ درّہ میں پہنچ گئے۔راستے میں مکہ کے ایک رئیس ابی بن خلف کی نظر آپؐ پر پڑی اور وہ بغض و عداوت میں اندھا ہو کر یہ الفاظ پکارتے ہوئے آپؐ کی طرف بھاگا کہلَا نَجَوْتُ اِنْ نَجَا۔اگر محمد ﷺ بچ کے نکل گیا تو گویا میں تو نہ بچا۔ صحابہ نے اُسے روکنا چاہا مگر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔اسے چھوڑ دو اور میرے قریب آنے دو۔اور جب وہ آپؐ پر حملہ کرنے کے خیال سے آپؐ کے قریب پہنچا تو آپؐ نے ایک نیزہ لے کر اُس پر ایک وار کیا جس سے وہ چکر کھا کر زمین پر گرا اور پھر اُٹھ کر چیختا چلاتا ہوا واپس بھاگ گیا اور گو بظاہر زخم زیادہ نہیں تھا مگر مکہ پہنچنے سے پہلے وہ پیوند خاک ہو گیا۔

جب آنحضرت ﷺ درّہ میں پہنچ گئے تو قریش کے ایک دستے نے خالد بن ولید کی کمان میں پہاڑ پر چڑھ کر حملہ کرنا چاہا لیکن آنحضرت ﷺ کے حکم سے حضرت عمرؓ نے چند مہاجرین کو ساتھ لے کر اس کا مقابلہ کیا اور اسے پسپا کر دیا۔ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے چٹان کے اوپر جانے کا ارادہ کیا تو سَر مبارک کے زخم سے خون نکل جانے اور کمزوری کی وجہ سے طاقت نہ تھی۔یہ دیکھ کر حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ آپؐ کو اپنے کاندھوں پر بٹھا کر چٹان

کے اوپر لے گئے۔آپؐ نے اُسی وقت فرمایا کہ ان پر جنت واجب ہو گئی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ جب یوم اُحد کا تذکرہ کرتے تو فرماتے وہ دن سارے کا سارا طلحہؓ کا تھا۔

غزوہ اُحد میں آنحضرت ﷺ کو جو زخم لگے اس حوالے سے بخاری کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ زخم دھو رہی تھیں اور حضرت علیؓ ڈھال میں سے پانی ڈال رہے تھے۔ حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی خون کو اور نکال رہا ہے تو انہوں نے بوری کا ایک ٹکڑا جلا کر اُس کے ساتھ چپکا دیا جس سے خون رک گیا۔آپؐ نے فرمایا کہ وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کیااور اس کا رباعی دانت توڑ ڈالا جبکہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بُلاتا ہے۔ فرمایا باقی انشاءاللہ آئندہ

حضور انور نے فلسطین کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ فلسطین کے لئے میں دعا کے لئے کہتا رہتا ہوں۔ اب یہ مسلمان ملکوں کا حال ہو گیا ہے کہ بجائے اس کے کہ اکٹھے ہو کے فلسطین کو بچانے کی فکر کریں خود مسلمانوں نے لڑنا شروع کر دیا ہے اور پاکستان اور ایران میں بھی اب سنا ہے چپقلش شروع ہو گئی ہے ایک دوسرے پہ بم بھی مارے ہیں انہوں نے۔ تو یہ خطرناک صورتحال پیدا ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان مسلمان ملکوں کو لیڈروں کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ حقیقت میں ان کو اپنا مقصد کو سمجھنے کی توفیق دے اور ایک امت واحدہ بننے والے ہوں۔

خطبہ کے آخر پر حضور نے فرمایا نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ایک ہے سید مولود احمد صاحب ابن سید داؤد مظفر شاہ صاحب جو آپ حضرت مصلح موعودؓ اور سیدہ ام طاہر صاحبہ کے نواسے میرے خالہ زاد بھی تھے اور میری اہلیہ کے بڑے بھائی تھے۔ اور دوسرا جنازہ آکمید اگ محمد صاحب صدر جماعت مہدی آباد اور ڈوری ریجن برکینا فاسو کا ہے، حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کی اولاد کو بھی لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔